Department of Islamic Studies 15/06/ 2021 Paper MIS-102
M.A. Islamic Studies Semester- I Time: 11: to 12:
Topic: .Temure bahesiyate ek huk,ram,
Dr Mohd Akram Raza

امیر تیمور بحیثیت ایک حکمراں

تیمور نے اپنی فتوحات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور کوئی تعمیری کام نہیں کیا۔ مفتوحہ ممالک کا بڑا حصہ ایسا تھا جس کو اس نے اپنی سلطنت کا انتظامی حصہ نہیں بنایا۔ ان ملکوں کا وہ مقامی حکمرانوں کے سپرد کر دیتا تھا اور ان سے صرف اطاعت کا وعدہ لے کر مطمئن ہو جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایشیائے کوچک ، شام، روس اور ہندوستان کے وسیع مفتوحہ علاقے جو بڑی خونریزی کے بعد حاصل ہوئے تھے تیموری سلطنت کا حصہ نہ بن سکے۔ اگر وہ ان ملکوں کو اپنی سلطنت کا انتظامی حصہ بنا لیتا تو دنیا کی ایک عظیم الشان سلطنت وجود میں آتی۔ اس معاملے میں چنگیز اور منگول تیمور سے بہتر تھے کہ وہ جس علاقے کو فتح کرتے تھے اس کو براہ راست اپنے زیر انتظام بھی لے آتے تھے۔ اس نے قفقاز کے علاقے میں لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش بھی کی جو اسلام کی روح اور تعلیم کے خلاف ہے۔

تیمور نے توقتمش، بایزید یلدرم اور سلطان مصر کو شکست دے کر عالم اسلام کی دو بڑی طاقتوں کو ختم تو کر دیا لیکن ان کی وجہ سے جو خلا پیدا ہوا اس کو پر نہ کر سکا۔ اگر بایزید کی طاقت ختم نہ ہوتی تو بلقان کا علاقہ ڈیڑھ سو سال پہلے مسلمانوں کے قبضے میں آ چکا ہوتا۔ سرائے کی مملکت کی تباہی بھی اسلامی دنیا کے لیے اچھی ثابت نہ ہوئی۔ سرائے کی طاقتور مملکت کے ختم ہونے سے ماسکو کی نئ طاقت ابھرنے کے لیے راستہ صاف ہو گیا۔ تیمور نے روس میں توقتمش کے خلاف اور ایشیائے کوچک اور مصر میں سلطنت عثمانیہ اور مملوکوں کے خلاف جو لشکر کشی کی اگرچہ ہم اس کا الزام تیمور پر نہیں رکھ سکتے کیونکہ اس نے اپنی طرف سے صلح وصفائی سے مسئلہ حل کرنے کی پوری کوشش کی تھی، لیکن ان لشکر کشیوں کے نتیجے میں دنیائے اسلام کو جو نقصان پہنچا اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی تاریخ میں تیمور کا دور ایک بدنما دھبہ ہے۔ اس دور میں دنیا کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ تیمور کو مناسب اسلامی تربیت نہیں ملی تھی اور اس کی نشوونما تورہ چنگیزی کی حدود میں اور نیم وحشی منگول ماحول میں ہوئی تھی۔

بہر حال اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا جس علاقے میں تیمور نے اپنی مستقل حکومت قائم کی وہاں اس نے قیام امن اور عدل و انصاف، خوشحالی اور ترقی کے سلسلے میں قابل قدر کوششیں کی۔ برباد شدہ شہروں کو دوبارہ تعمیر کیا اور تجارت کو فروغ دیا۔

سمرقند:

تفصیلی مضمون کے لیے سمرقند دارالسلطنت سمرقند پر اس نے خاص توجہ دی۔ ہیرلڈ لیمب لکھتا ہے جس وقت سمرقند پر تیمور کا تسلط ہوا وہاں سوائے کچھ کچی اینٹوں اور لکڑی مکانوں کے کچھ اور نہ تھا مگر یہی کچی اینٹوں اور لکڑی کا شہر تیمور کے ہاتھوں میں آکر ایشیا کا روم بن گیا۔ وہ ہر مفتوحہ علاقے سے صناعوں، دستکاروں، فنکاروں، عالموں اور ادیبوں کو پکڑ پکڑ کر سمرقند لے آیا اور اپنے دار الحکومت کو نہ صرف شاندار عمارتوں کا شہر بنا دیا بلکہ علم و ادب کا مرکز بھی بنا دیا۔ اچھی بات یہ ہوئی کہ اس کی اولاد نے اس ہی کی آخری الذکر روایات کو اپنایا جس کی بدولت وسط ایشیا کے تیموری دور کو تاریخ میں ایک ممتاز مقام مل گیا۔

تیمور نے سمرقند کی شہر پناہ درست کی۔ شہر کے دروازوں سے وسط شہر کے بازار راس الطاق اور شہر سے دریا تک چوڑی چوڑی سڑکیں تعمیر کرائیں۔ جنوب کے پہاڑوں پر قائم مکانات کو گرا کر قلعہ تعمیر کرایا۔ باغوں کے گرد دیواریں اور جا بجا پانی کے تالاب بنوائے۔ سمرقند کی عمارتیں اس وقت تک خاکی رنگ کی ہوتی تھیں لیکن اب در و دیوار، برج اور گنبد فیروزی رنگ کے ہو گئے اور اس لاجوردی رنگ کی وجہ سے سمرقند کو گوک کند یعنی نیلا شہر کہا جانے لگا۔ تیمور کے زمانے میں صرف ارک کے علاقے کی آبادی ڈیڑھ لاکھ تھی۔ یہ علاقہ قلعہ اور اس سے متصل تھا۔
مغل حکمران بابر جو تیمور کے انتقال کے ایک سو سال بعد اس وقت سمرقند پہنچا جب وہ اپنی ماضی کی دلکشی بھی کھو چکا تھا لیکن اس نے اپنی کتاب تزک بابری میں شہر کا حال کچھ اس طرح لکھا ہے:

"سمرقند کی مشہور ترین عمارات میں امیر تیمور کا محل ہے جو ارک سرائے کے نام سے مشہور ہے۔ محل کے بعد یہاں کی جامع مسجد اول درجے کی ہے۔ اس کے پیش طاق پر لکھی ہوئی آیت کریمہ "اذ یرفع ابراھیم القواعد" اس قدر جلی حروف میں ہے کہ ایک کوس سے پڑھی جاتی ہے۔ امیر تیمور کے بنائے ہوئے دو باغ بھی سمرقند کے عجائبات میں سے ہیں۔

امیر تیمور کے وارثوں میں سے محمد سلطان مرزا، الغ بیگ مرزا اور دوسروں نے بھی کئی عمارات بنوائیں جن میں خانقاہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا گنبد اتنا بڑا ہے کہ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں۔ خانقاہ سے ملحقہ مدرسے میں گو بہت سی خوبیاں ہیں لیکن اس کا حمام تو پورے خراساں اور ماوراءالنہر میں اپنی مثال آپ ہے۔ مدرسے کے جنوب میں مسجد منقطع بھی اپنی خصوصیت کے لحاظ سے قابل ذکر ہے۔ پہاڑ کے دامن میں ایک بڑی رصد گاہ ہے جہاں الغ بیگ نے زیرچ گورگانی مرتب کی۔ سمرقند کی قابل ذکر عمارتوں میں چہل ستون کی عمارت بھی ہے۔ اس عمارت سے متصل ایک وسیع باغیچہ ہے جس میں ایک عجیب و غریب بارہ دری بنی ہے جس کا نام چینی خانہ ہے۔ سمرقند کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پر پیشے اور صنعت کے بازار الگ الگ ہیں۔ سمرقند میں بہت نفیس کاغذ تیار ہوتا ہے جس کی ساری دنیا میں مانگ ہے"۔